# برسا منڈا اور بھارت کے آدی واسی

## برسا کی پیدائش اسی دور میں ہوئی جب آدی واسی اپنے وجود کے لیے لڑ کٹ رہے تھے


ابھے کمار

آدی واسی سماج کے حقوق کے لیے لڑنے والے مجاہد برسا منڈا کا یوم پیدائش اگلے ہفتہ ہے۔ حالانکہ مورخین کے درمیان اس بات پر اتفاق نہیں ہے کہ برسا کب پیدا ہوئے۔ مگر ایک بڑی رائے یہ ہے کہ ان کا جنم ۱۵؍نومبر ۱۸۷۵ء کو اُلی ہاتو میں جمعرات کو ہوا۔ یہ مقام جھارکھنڈ کے ضلع کھونٹی میں واقع ہے۔ انگریزوں کے دور میں آج کا جھارکھنڈ چھوٹا ناگپور ڈویژن کے اندر آتا تھا۔ برسا کا یوم پیدائش جھارکھنڈ ریاست کے یوم تاسیس کے طور پر بھی منایا جاتا ہے۔ ظاہر ہے استحصال کے خلاف آدی واسیوں کی طویل جدوجہد، ان کے جل، جنگل اور زمین کی لڑائی اور جھارکھنڈ تحریک کے دوران برسا ایک بڑی علامت رہے ہیں۔ سرکاری زبان میں آدی واسیوں کو درج فہرست قبائل کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں اسے شیڈولڈ ٹرائب یا ایس ٹی کہا جاتا ہے۔ ٹرائب کا معنی قبیلہ ہوتا ہے۔ مگر آدی واسی سماج ٹرائب کی جگہ آدی واسی لفظ پسند کرتا ہے۔ آخر کیوں آدی واسی سماج کے اندر سے ایک بڑا طبقہ خود کو آدی واسی، جس کے لیے انگریزی میں اِنڈِجنس لفظ کا استعمال کیا جاتا ہے، کہنا زیادہ پسند کرتا ہے؟ کیوں اسے ٹرائب اِصطلاح پسند نہیں ہے؟ ان سوالوں کے جواب پانے کے لیے ہمیں برسا کے دور میں لوٹنا ہوگا۔

برسا کی پیدائش سے پہلے وسطی ہندوستان کا آدی واسی علاقہ نوآبادیاتی نظام کے ماتحت آچکا تھا۔ آدی واسیوں کی دوسری بڑی آبادی شمال مشرقی ریاستوں میں بستی ہے، وہاں بھی سامراجی حکومت نے اپنے پاؤں پسارنے شروع کر دئے تھے۔ انگریزوں کے آنے سے پہلے، آدی واسی بہت حد تک اپنی زندگی اپنے طریقہ سے جیتے تھے۔ ان کی معاشرتی زندگی میں دوسروں کے ذریعہ مرتب شدہ رسم و رواج کی دخل اندازی کم پائی جاتی تھی۔ ان کے اندر ذات پات کی بنیاد پر مبنی تفریق نہیں پائی جاتی تھی۔ آدی واسی سماج کے سارے ارکان کے پاس یکساں حقوق ہوتے تھے۔ ان کے اندر جو عقیدہ پایا جاتا تھا، اسے ماہر بشریات نے اینیمزم کہا، جس کا آسان لفظوں میں یہ مطلب ہوتا ہے کہ ساری قدرتی چیزوں، جیسے پیڑ، پودے، پہاڑ، اور جانور، کے اندر روح ہوتی ہے۔ آدی واسیوں کا عقیدہ ہے کہ یہ روح انسانی واقعات کو اثر انداز کرتی ہے۔

انگریزوں کی آمد کے وقت، وسطی بھارت کے آدیواسیوں کی زندگی بہت حد تک جنگل پر منحصر تھی۔ وہ جنگل میں نہ صرف شکار کرتے تھے، بلکہ پھل، پھول، جڑی بوٹی اور دیگر اشیا کو چُنتے تھے۔ اسی جنگل میں وہ جھوم کاشت کاری بھی کرتے تھے۔ جھوم کاشت کاری کے تحت آدی واسی جنگل کے ایک حصہ کا انتخاب کرتے تھے۔ پھر وہ وہاں موجود درخت کے بالائی حصوں کو کاٹ کر صاف کر دیتے تھے تاکہ سورج کی روشنی نیچے تک پہنچ سکے۔ وہ کھیتی کے دوران ہل کا استعمال نہیں کرتے تھے۔ بیج کو وہ کھیتوں میں ڈال دیا کرتے تھے۔ فصل تیار ہو جانے کے بعد جھوم کاشت کار کسی نئی جگہ کی تلاش میں نکل جاتے۔ دوسرے آدی واسی مویشی بھی پالا کرتے تھے۔ کچھ آدیواسیوں نے ایک ہی جگہ پر زراعت اختیار کر لی تھی۔ ان نے نقل مکانی کو چھوڑ کر مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ اس طرح آدیواسیوں کے اندر کچھ لوگوں کو زمین پر ملکیت کا حق مل گیا تھا۔ ان کے اندر سے سردار بھی نکلنے لگے تھے، جنہوں نے اپنی زمین پر خود کھیتی نہ کر دوسروں کو کرایہ پر دیتے تھے۔ تبھی تو جب انگریزوں نے انتظامیہ کی کمان سنبھالی تو ان کی نظروں میں گونڈ اور سنتھال، جو سکونت پزیر گروپ تھے، دوسرے آداؤں کے مقابلہ میں زیادہ مہذب تھے۔

> آج سے ۱۲۰؍سال قبل رانچی کے جنوبی خطوں میں آدی واسیوں نے اپنے سردار برسا منڈا کی قیادت میں نوآبادکاروں کے خلاف لڑائی لڑی تھی۔ مورخوں کا ماننا ہے کہ نوآبادکاروں کے خلاف جتنی پرتشدد مزاحمت آدیواسیوں نے کی اتنی کسی اور کمیونٹی نے نہیں کی تھی۔

سچ ہے کہ انگریزوں کی آمد سے پہلے آدی واسی سماج میں سب کچھ بہتر نہیں تھا۔ ان کے اندر طاقتوار اور کمزور پائے جاتے تھے۔ کچھ حد تک ان کے اندر بھی طبقاتی نظام پنپ چکا تھا۔ آدی واسی معاشرہ دیگر علاقوں سے پوری طرح کٹا ہوا نہیں تھا۔ آدیواسی بہت ساری چیزیں باہر سے خریدتے تھے۔ اسی طرح اپنی اشیا کو باہر لے جا کر فروخت کرتے تھے۔ انگریزوں کے دور سے پہلے ہی ان کے علاقوں میں غیر آدی واسی پہنچنے لگے تھے۔ مگر انگریزی حکومت سابقہ سارے تجربات سے جدا تھی۔ نوآبادیاتی نظام سابقہ حکومتوں کے مقابلہ میں زیادہ طاقتور تھی اور اس کے پاس تمام جدید وسائل اور ہتھیار تھے۔ نوآبادیاتی نظریہ سرمایہ دارانہ تھا۔ انگریزوں کا مقصد بھارت جیسی کالونی کے اندر سے وسائل کو لوٹنا تھا۔ ان کو عوام کے اوپر زیادہ سے زیادہ ٹیکس اور لگان تھوپنا تھا۔ انگریزوں کی یہ بھی کوشش تھی کہ نظام کو اس طرح سے بدل دیا جائے تاکہ انہیں زیادہ سے زیادہ فائدہ ملے۔ تبھی تو برطانوی حکومت نے اچانک جنگل کو ریاست کی نجی ملکیت قرار دے دیا اور آدی واسیوں کو وہاں جانے سے روک دیا۔ اتنا ہی نہیں زمین پر ٹیکس لاد دیے گئے اور زمین کی خرید فروخت کو آسان کیا گیا۔ ان کو جنگل میں جھوم کھیتی کرنے سے منع کیا گیا۔

زمیندار، مہاجن اور ساہوکار انہیں قرض کے دام میں پھانس کر ان سے ان کی زمین ہڑپنے لگے۔ ان کو پھر چائے باغان اور کانوں میں مزدوری کرنے کے لیے مجبور کیا گیا۔ اس کے علاوہ نوآبادیاتی اہل کاروں اور ماہر بشریات نے آدی واسیوں کو غیر مہذب کہا۔ آدی واسیوں کے لیے ٹرائب یا قبیلہ لفظ کا انتخاب ان کے تئیں انگریزوں کے تعصب کی ایک مثال تھی۔

اپنی زندگی پر ہو رہے ایک کے بعد ایک حملہ اور اپنی شبیہ کے ساتھ کھلواڑ کو دیکھ کر آدی واسی سماج انگریزی حکومت اور غیر آدی واسی زمیندار ار مہاجن، جنہیں وہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور انہیں دیکو یعنی بیرونی لوگ کہہ کر پکارتے تھے، کے خلاف سخت ردعمل کا اظہار کیا۔ جب ملک کے مجاہد آزادی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے آدی واسیوں نے بغاوت کا پرچم اٹھایا۔ کول آدی واسیوں نے ۱۸۳۰ء سے ۱۸۳۱ء کے درمیان انگریزوں سے لوہا لیا۔ وہیں سال ۱۸۵۵ء میں سنتھال بغاوت رونما ہوئی۔ برسا کی پیدائش اسی دور میں ہوئی جب آدی واسی اپنے وجود کے لیے لڑ کٹ رہے تھے۔ آج سے ۱۲۰؍سال قبل رانچی کے جنوبی خطوں میں آدی واسیوں نے اپنے سردار برسا منڈا کی قیادت میں نوآبادکاروں کے خلاف لڑائی لڑی تھی۔ مورخوں کا ماننا ہے کہ نوآبادکاروں کے خلاف جتنی پرتشدد مزاحمت آدیواسیوں نے کی اتنی کسی اور کمیونٹی نے نہیں کی تھی۔

برسا کی پیدائش ایک غریب آدی واسی منڈا کے گھر ہوئی تھی، مگر ان کے پیروکار اراؤں اور سنتھالی آدیواسی بھی تھے۔ بچپن میں وہ بھیڑ چراتے تھے اور بانسری بجاتے تھے۔ وہ آنکھڑوں میں رقص بھی کیا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے پیروکاروں کو یہ کہنا شروع کیا کہ ان انہیں انگریزوں اور دیکو کے استحصال کو ختم کر دوبارہ سے اپنے سنہرے دور کو قائم کرنا ہے، جن میں آدی واسیوں کی زندگی پر کوئی پابندی نہیں ہوگی اور ان کو ان کے موروثی حقوق مل جائیں گے۔ ان کی تحریک کی مقبولیت دیکھ کر انگریزوں نے انہیں فساد کرنے کے جرم میں سال ۱۸۹۵ء میں دو سال کے لیے قید کر لیا۔ سال ۱۸۹۷ء میں قید سے نکلنے کے بعد بھی انہوں نے عوام کے درمیان کام کرنا جاری رکھا۔ ان کی موت ۱۹۰۰ء میں ہو گئی۔ حالانکہ انہوں نے بہت چھوٹی عمر پائی مگر ان کی قربانی رائیگاں نہیں گئی اور بعد کے دنوں میں انگریزی حکومت کو ایسے قانون بنانے پڑے جس سے آدی واسیوں کو زمین کو پہلے کی طرح ہڑپنا آسان نہیں رہا۔ تب سے لے کر آج بھی برسا آدی واسیوں اور انصاف پسند لوگوں کے لیے مشعل راہ بنے ہوئے ہیں۔ بھارت کے ۱۰۴؍کروڑ آدی واسی، جو آبادی کے تناسب سے ۸؍فیصد سے تھوڑا زیادہ ہیں، بھارت میں سب سے پسماندہ طبقہ ہے۔ ترقی اور ملک کی تعمیر کے نام پر ان کو ان کے ہی گھر سے اجاڑا جا رہا ہے۔ اس لیے برسا کی معنویت پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔

(مضمون نگار جے این یو سے تاریخ میں پی ایچ ڈی ہیں)